



فہرست عنوانات

تقریظ (حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم)

پیش لفظ	1
اصول فقہ کی اہمیت اور ضرورت	2
دلائل شرعیہ	3
کتاب اللہ	4
کتاب اللہ کی تعریف	5
خیر القرون اور ثقہ فی الدین	6
مشہور فقہاء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم	7
فقہ فی الدین کی حقیقت	8
منصب افتاء پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم	9
احکام شرعیہ.....ادامر	10
فرض عین کی تعریف	11
فرض کفایہ کی تعریف	12
واجب کی تعریف	13
واجب العین کی تعریف	14
واجب الکفایہ کی تعریف	15
مطلق کی تعریف	16
مقید کی تعریف	17
مندوب کی تعریف	18
مندوب کی قسمیں	19
پہلی قسم	20
دوسری قسم	21
تیسری قسم	22

سنت الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	23
سنت کی تعریف	24
قول صحابی	25
قول سے مراد	26
فعل سے مراد	27
تقریر سے مراد	28
حجیت حدیث	29
سنت کی قسمیں	30
متواتر	31
مشہور	32
خبر واحد	33
سنت کی قسمیں	34
سنت مؤکدہ	35
سنت غیر مؤکدہ	36
سنت عین	37
سنت کفایہ	38
مستحب	39
حدیث اور سنت کے درمیان فرق	40
مباح کی تعریف	41
احکام شرعیہ.....نواہی	42
حرام کی تعریف	43
حرام لعینہ کی تعریف	44
حرام بغیرہ کی تعریف	45
حرام اور مکروہ تحریمی	46
مکروہ کی تعریف	47
مکروہ کی قسمیں	48

40	فقہ کی تعریف	75
41	مسائل کی قسمیں	76
41	اداء کی تعریف	77
41	اعادہ کی تعریف	78
42	قضاء کی تعریف	79
42	صحیح کی تعریف	80
42	باطل کی تعریف	81
43	جہل کی قسمیں	82
43	عالم کی تعریف	83
43	تاکید کی تعریف	84
43	دلیل کی تعریف	85
44	پہلی مثال	86
44	دوسری مثال	87
45	احکام شریعت کے مقاصد و درجات	88
45	حفظ نفس	89
45	حفظ عقل	90
45	حفظ نسل	91
45	حفظ مال	92
46	ضرورت	93
46	حاجت	94
46	تحسین	95

49	مکروہ تحریمی کی تعریف	49
50	مکروہ تنزیہی کی تعریف	50
51	اجماع	51
52	اجماع کی تعریف	52
53	اجماع قولی	53
54	اجماع سکوتی	54
55	دلیل حجیت	55
56	سند اجماع	56
57	سند اجماع چار ہیں	57
58	قیاس	58
59	قیاس کی تعریف	59
60	حجیت	60
61	قیاس کے چار ارکان ہیں	61
62	اصل کی تعریف اور اسماء	62
63	فرع کی تعریف اور اسماء	63
64	حکم اصل کی تعریف	64
65	علت کی تعریف اور اسماء	65
66	رباء اور سود	66
67	اجتہاد کی تعریف	67
68	اجتہاد پر اجر	68
69	عزیمت و رخصت	69
70	عزیمت کی تعریف	70
71	رخصت کی تعریف	71
72	فصل کی تعریف	72
73	اصول فقہ کو فقہ کیوں کہتے ہیں	73
74	اصل اور فرع کی تعریف	74

تقریظ

مولانا حافظ عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

الحمد لحضرة الجلالة والصلوة والسلام على خاتم الرسالة امام بعد

!

حضرت قاری محمد اکرام مدظلہ مدرسہ فیض القرآن اوڈھروال ضلع چکوال میں مدرس ہیں، تصنیف و تالیف کا ستھرا و اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ جب لکھتے ہیں تو بہت عمدہ لکھتے ہیں، اب تک موصوف کے قلم سے متعدد کتب منصفہ شہود پر آچکی ہیں، موصوف ماہنامہ القاسم، القاسم اکیڈمی، جامعہ ابو ہریرہ اور احقر کے ساتھ تعلق خاطر اور بے پایاں محبت کرتے ہیں، اس سے قبل احقر ان کی چار عدد کتب پر اپنی کم ترین رائے تحریر کر چکا ہے۔

پیش نظر کتاب ”آسان چند فقہی اصطلاحات“، تعلیم الاسلام کے طرز کو اپناتے ہوئے سوال و جواب کی شکل میں مبتدی طلبہ کے لیے ایک بہترین تحفہ اور گائیڈ تیار کی ہے۔ ایک عرصہ سے یہی آرزو تھی کہ کاش کوئی بندہ خدا فقہی اصطلاحات کو صاف اور سلیس اردو میں مبتدی کے لیے عام فہم انداز میں مرتب کرے، الحمد للہ حضرت قاری محمد اکرام کے عام فہم شیریں انداز تحریر نے اس کتاب کو مبتدیوں کی ضرورت بنا دی ہے۔ جو فقہ کے مبتدی طلبہ کے لیے انتہائی مفید علمی سوغات ہے، احقر کی رائے ہے کہ اگر فقہ کے طلبہ کو درس پڑھایا جائے تو بہترین ثمرات مرتب ہوں گے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو مزید وسعت، عظمت اور جامعیت عطا فرمائے، اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

عبدالقیوم حقانی ۲۰ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

پیش لفظ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت کے لیے اپنا بے مثال کلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور قیامت تک اس پر ہمیں عمل کا مکلف بنایا، قرآن کریم کی تشریح و اشاعت ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقوال اور افعال سے فرمائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی قرآن کریم کا زندہ نمونہ ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا کلام بے شمار علوم و مضامین پر حاوی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام بھی نہایت جامع اور محیط ہے۔

بندوں کے جس قدر اختیاری افعال ہیں ان میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے ضرور کوئی نہ کوئی حکم لگتا ہے۔ یعنی بندوں کا فعل حلال ہے یا حرام، صحیح ہے یا غیر صحیح، مکروہ ہے یا غیر مکروہ، باعث ثواب ہے یا باعث عقاب وغیرہ۔ اللہ و عز وجل کے کلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں یہ سب احکام موجود ہیں، لیکن کسی فعل پر آیات احادیث سے، قواعد و ضوابط سے کیا حکم لگتا ہے؟ اس کی کیفیت کیا ہے؟ اس کا فیصلہ ہم اسی وقت کر سکتے ہیں جب کہ ہمیں اصول فقہ پر بصیرت حاصل ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ اصول فقہ اصول دین ہے، دین صحیح کی بنیاد اس علم پر ہے۔

اس علم سے طالب علم میں فقہی ملکہ پیدا ہوتا ہے، مختلف مسائل کے سمجھنے میں اس سے مدد ملتی ہے، شریعت کے مقاصد اور اس کی حکمتیں اس سے سمجھ میں آتی ہیں، معمولی طالب علموں کے لیے مسائل و دلائل کے استحضار کا یہ سبب بنتے ہیں اس کے علاوہ اور بہت سے فوائد ہیں جو غور کرنے سے سمجھ میں آتے ہیں۔

یہ کتابچہ مبتدیوں کے لیے مرتب کیا گیا ہے، بڑے بھی شوق سے پڑھ سکتے ہیں۔ جو کہ مختلف کتابوں کے مطالعہ سے جو مفہوم سمجھ میں آسکا اس کو اپنے الفاظ میں

پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں اہل علم حضرات سے بندہ امید کرتا ہے کہ دوران مطالعہ جن کمزوریوں اور غلطیوں پر نظر پڑے تو بندہ کم علم کو آگاہ کر کے اس کی رہنمائی کی زحمت گوارا کریں گے۔

اے اللہ! محض تیری توفیق اور نصرت سے یہ چند اصطلاحات جمع ہوئیں تو ہی اسے اپنی قبولیت سے نواز دے اور مؤلف اس کے والدین، اساتذہ اور سارے معاونین کی بخشش کا اسے ذریعہ بنا دے۔

محمد اکرام غفرلہ

مدرس! مدرسہ فیض القرآن اوڈھروال ضلع چکوال

10 محرم الحرام 1438ھ بوقت شب 8:22 منٹ

بمطابق 11 اکتوبر 2016

اصول فقہ کی اہمیت اور ضرورت

سوال:..... اصول فقہ کی اہمیت اور اس کی ضرورت کیا ہے؟

جواب:..... اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے قانون و احکام کو قرآن و حدیث کی شکل میں نازل فرمایا۔ یہ دونوں عربی زبان میں ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب و سنت کے سانچے میں ڈھال کر ایک جماعت تیار کی جن کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ عربی زبان ان حضرات کی خود اپنی مادری زبان تھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فیض صحبت سے ان کے قلوب کا پورے طور پر تصفیہ و تزکیہ ہو گیا تھا، ہوائے نفس نام کی ان میں کوئی چیز نہ تھی ان ہی اوصاف کی وجہ سے نصوص کے لیے ان کو قواعد و ضوابط کی ضرورت نہیں تھی۔

دو صحابہ ختم ہونے کے بعد عربی زبان میں مہارت میں کمی واقع ہو گئی اور ہوائے نفس کا تفسیر و توضیح اور غیر منصوص کو منصوص سے ملحق کرنے میں بے راہ روی برتنی شروع کر دی جس کی وجہ سے علمائے حق کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کو لوگوں کے فہم و ذوق اور قاضیوں کی صواب دید پر چھوڑ دیا گیا تو ان نصوص کے معانی و مقاصد میں تحریف ہو جائے گی اور لوگ انصاف حاصل کرنے کی بجائے طرح طرح کے ظلم و جور کا شکار ہو جائیں گے، اس لیے کچھ قواعد و ضوابط مقرر کر دیئے جائیں جن کے ذریعے صحیح نصوص کا فہم اور اور اس کے معنی و مفہوم کا سمجھنا سہل اور آسان ہو جائے اور وہ اس معنی کے مطابق ہو جو اہل زبان سمجھتے ہیں۔

اس کے لیے دو قسم کے قواعد کی ضرورت ہے ایک یہ کہ نصوص کے الفاظ میں خفا اور ابہام ہو تو اس کے لیے ایسے قواعد ہونے چاہئیں جن کی روشنی میں اس کی توضیح و تشریح اور تعین ہو سکے۔ دوسرے اگر مسائل کے سلسلے میں نص قانون خاموش اور ساکت ہے تو اس قانون کی علت کا استخراج کر کے غیر منصوص کو منصوص کے ساتھ

ملحق کیا جاسکے ان ہی قواعد و ضوابط کا نام ”اصول فقہ“ ہے۔

علوم شرعیہ میں اصول فقہ کا موضوع نہایت اہم بھی ہے اور کسی قدر مشکل بھی یوں تو اس کا براہ راست تعلق فقہ سے ہے، لیکن قرآن و حدیث سے بھی اس فن کا کچھ تعلق نہیں، کیونکہ اخذ و استنباط کا مدار اسی فن پر ہے اور اس میں دستگاہ کے بغیر قرآن و حدیث کی روح کو نہیں پایا جاسکتا، اسی لیے اسلامی علوم و فنون میں فقہ اور اصول فقہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی کتاب ”قرآن مجید“ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات ”حدیث“ وسیع تر معنی و مفہوم میں جو احکام بکھرے موتی کی طرح ہیں ان کو ایک خاص ترتیب اور سلیقہ کے ساتھ جمع کرنے میں ان دونوں علوم و فنون کے علماء و ماہرین نے جو جدوجہد اور سعی و کوشش کی ہے، وہ عظیم کارنامہ ہے اور دین و شریعت کے قیامت تک باقی اور محفوظ، تازہ و تابندہ رہنے کا ایک غیبی نظام ہے۔ اس روئے زمین پر یہی وہ اسلامی شریعت ہے، جس میں بدلتے ہوئے حالات و زمانہ کی پوری رعایت ہے اور ہر دور کے پیش آمدہ مسائل و مشکلات کا حل موجود ہے۔

جہاں تک تعلق ”اصول فقہ“ کا ہے فقہ کے ساتھ اصول فقہ بھی علوم شرعیہ میں ایک نہایت مہتمم بالشان علم ہے، بلکہ شریعت اسلامی کے بنیادی ماخذ (قرآن، سنت، اجماع اور قیاس) کو صحیح اور صائب طریق پر سمجھنے اور ان سے مسائل کے صحیح استنباط کے لیے ”کلید“ کی حیثیت رکھتا ہے، اہل علم نے اصول فقہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:.....

”قواعد و مباحث کا ایسا مجموعہ جس کے ذریعہ تفصیلی دلائل سے شریعت کے عملی احکام کا استنباط کیا جائے۔“

سوال:..... اصول فقہ کا موضوع اور غرض و غایت کیا ہے؟

جواب:..... اس علم کا موضوع کلام الہی کلام رسول اور احکام شرعیہ ہیں کہ ان کے احوال و کیفیات کا بیان اس علم میں ہوتا ہے۔

اور اس کی غرض و غایت احکام شرعیہ کو مفصل دلائل کے ساتھ معلوم کرنا جس سے احکام میں بصیرت اور یقین میں اضافہ ہوتا ہے اور فلاح دارین حاصل ہوتی ہے۔

دلائل شرعیہ:.....

سوال:..... دلائل شرعیہ کتنے ہیں؟

جواب:..... دلائل شرعیہ چار ہیں:

(۱)..... کتاب اللہ: وہ آیات جو احکام کے متعلق ہیں۔

(۲)..... سنت الرسول: وہ احادیث جو احکام کے متعلق ہیں۔

(۳)..... اجماع امت

(۴)..... قیاس: قیاس سے آیت و حدیث کا کوئی مخفی حکم ظاہر ہوتا ہے۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆

کتاب اللہ

کتاب اللہ کی تعریف:.....

سوال:..... کتاب اللہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: کتاب اللہ قرآن کریم کو کہتے ہیں جو سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا اس کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ تک پہنچایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اطہر سے بلا اختلاف تو اتر کے ساتھ نقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا۔

سوال:..... تو اتر کا مطلب کیا ہے؟

جواب:..... تو اتر کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کو نقل کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے اب تک ہر دور میں اس قدر ہوئے کہ ان سب کا ایک نقل پر متفق ہو جانا موجب یقین ہے، اور ان سب ہی کا جھوٹ اور غلطی پر اتفاق ناممکن ہے، اور یہ قرآن وہ ہے جو مصاحف میں موجود ہے۔

حدیث میں الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور معانی صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ ترجمہ قرآن اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ نہیں ہے۔ گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی کتابیں ہم تک تو اتر کے ساتھ نہیں پہنچی ہیں اور نہ یہ عربی زبان میں ہیں۔

خیر القرون اور تفقہ فی الدین:.....

سوال:..... کیا خیر القرون کے زمانہ میں بھی اصول فقہ کی ضرورت تھی؟

جواب:..... اُس زمانہ میں دو قسم کے لوگ تھے ایک وہ جو ہمہ وقت حفظ حدیث اور اس کی روایت میں لگے رہتے تھے مثلاً:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہما۔ دوسرے وہ جو نصوص میں تدبر اور غور و فکر کر کے احکام جزئیہ نکالنے اور استنباط اور تفقہ پر ہی پوری ہمت صرف کرتے تھے مثلاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہما۔ (تیسیر الاصول الی علم الاصول)

مشہور فقہاء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم:.....

سوال:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے مشہور فقہاء کون کون تھے؟

جواب:..... حسب ذیل حضرات ہیں:.....

مدینہ میں:..... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ام المؤمنین حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

مکہ میں:..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

کوفہ میں:..... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

بصرہ میں:..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

شام میں:..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

مصر میں:..... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (تیسیر الاصول الی علم الاصول)

فقہ فی الدین کی حقیقت:.....

سوال:..... فقہ فی الدین کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:..... فقہ فی الدین (دین میں سمجھ) جس کو کہتے ہیں وہ حقیقت میں یہ

ہے کہ دین کی صحیح پہچان دل و دماغ میں جگہ پکڑے پھر زبان و قلم پر جاری ہو اور اسی کے بموجب عمل ظاہر ہو اور اسی کے ذریعہ خوف خدا اور تقویٰ حاصل ہو۔

منصب افتاء پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم:.....

سوال:..... منصب افتاء پر کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم فائز تھے؟

جواب:..... آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس عظیم الشان منصب پر آپ کے جلیل القدر صاحب بصیرت صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فائز تھے جن کی تعداد کے متعلق حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ متوفی ۷۵۱ھ کا بیان ہے کہ وہ ۱۳۰ سے زائد ہیں جن میں سے سات حضرات وہ ہیں جن کے فتاویٰ کتب و حدیث میں بکثرت منقول ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان تمام حضرات کے فتاویٰ اگر یکجا کئے جائیں تو ان میں سے ہر ایک کے فتاویٰ کی تعداد اتنی ہے کہ کئی ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں ان سات حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:.....

حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن مسعود، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان حضرات کے علاوہ حضرت عثمان، حضرت معاذ بن جبل، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوالدرداء وغیرہم بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں جلیل القدر مفتی تھے۔ (ایضاً)

احکام شرعیہ

اوامر

سوال:..... احکام شرعیہ کیا ہیں؟

جواب:..... حکم وہ ہے جس سے انسان کے اعمال کا وصف متعین ہو جس کو شریعت نے بیان کیا ہے مثلاً کسی عمل کو واجب و فرض یا حرام و مکروہ قرار دینا۔ اور جن کاموں کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرنے کا حکم دیا ہے انہیں اوامر، اور دوسرے وہ کام ہیں جن سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا ہے انہیں نواہی کہتے ہیں۔

سوال:..... اوامر کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... اوامر امر کی جمع ہے حقیقت میں حکم کے ذریعہ کسی چیز کے طلب کرنے کو کہتے ہیں، یہاں پر اس سے مراد انسان کے اعضاء و جوارح سے صادر ہونے والے وہ اعمال ہیں جن کے مطابق اس کے حق میں ثواب یا عذاب کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ان کو اوامر کہتے ہیں، اور وہ یہ ہیں:.....

سوال:..... امر یعنی احکام کتنے اور وہ کیا کیا ہیں؟

جواب:..... اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے حکم دیے ہیں ان میں سے درجات کے حساب کچھ یہ ہیں:

☆ فرض..... واجب..... سنت..... مستحب..... ☆..... مباح۔

اور پھر فرض کی دو قسمیں ہیں:.....
(۱)..... فرض عین (۲)..... فرض کفایہ۔

فرض عین کی تعریف:.....

سوال:..... فرض عین کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... جس کا کرنا ہر ایک مسلمان پر ضروری ہے، جیسے پانچ نمازیں، روزہ، اور زکوٰۃ وغیرہ۔

اور فرض وہ ہے جو دلیل قطعی (قرآن یا حدیث متواترہ) سے صراحتاً ثابت ہو۔ اسے شرط اور رکن بھی کہتے ہیں۔

سوال:..... جو شخص فرض کو نہ مانے اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب:..... جو شخص اس کا انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور بلا عذر اسے چھوڑنے والا سخت گناہ گار ہے اور فاسق ہے۔

فرض کفایہ کی تعریف:.....

سوال:..... فرض کفایہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے وہ فرض ادا ہو جائے گا، لیکن اگر کسی نے بھی نہ کیا تو سب گناہ گار ہوں گے، جیسے نمازہ جنازہ اور تدفین میت وغیرہ۔

واجب کی تعریف:.....

سوال:..... واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... وہ حکم جو دلیل ظنی سے ثابت ہو۔

سوال:..... جو شخص واجب کو نہ مانتا ہو اس کا کیا حکم ہے۔

جواب:..... اس کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج نہیں بلکہ فاسق یا

گمراہ ہے اور بلا عذر اس کا چھوڑنے والا گناہ گار ہے۔

واجب کی دو قسمیں ہیں:.....

(۱)..... واجب العین (۲)..... واجب الکفایہ۔

واجب العین کی تعریف:.....

سوال:..... واجب العین کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... واجب العین:..... جس کا کرنا ہر ایک پر واجب ہے جیسے وتر کی

نماز، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز۔

یعنی وہ واجبات ہیں جو اشخاص و افراد پر انفرادی حیثیت سے واجب ہوتے

ہیں، جیسے نماز وتر، عیدین کی نماز، سجدہ تلاوت وغیرہ۔

واجب الکفایہ کی تعریف:.....

سوال:..... واجب الکفایہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... واجب الکفایہ:..... جس کا کرنا ہر ایک پر لازم نہ ہو بلکہ پوری

جماعت میں اگر ایک بھی ادا کرے تو سب کے ذمہ سے واجب ساقط ہو جائے گا جیسے

پوری جماعت میں ایک کی طرف سے سلام کا جواب دینا وغیرہ۔

یعنی وہ فرائض و واجبات ہیں جو اجتماعی حیثیت سے واجب ہوتے ہیں اگر کچھ

لوگ ان کی تعمیل کر لیں تو دوسروں سے بھی ترک عمل کا بار گناہ اتر جاتا ہے، جیسے نماز

جنازہ، دین کے تفصیلی علم کا حاصل کرنا، جہاد اور قضا وغیرہ۔

اور فرائض و واجبات وقت کے اعتبار سے بھی دو قسم کے ہیں مطلق اور

مقید۔

مطلق کی تعریف:.....

سوال:..... مطلق کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....مطلق وہ ہیں جن کے لیے شریعت نے کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے جیسے: کفارات۔ ان کو کبھی بھی ادا کیا جائے یہ ادا ہی کہلاتے ہیں۔

مقید کی تعریف:.....

سوال:.....مقید کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....مقید وہ ہیں جن کے لیے شریعت نے وقت مقرر کیا ہے، ان کو ”فریضہ موقتہ“ بھی کہتے ہیں، جیسے نماز روزہ۔ ان کو وقت پر ادا نہیں کیا جائے تو یہ قضاء کہلاتے ہیں ”حج“ کے لیے وقت مقرر ہے، لیکن چونکہ یہ عمر میں ایک ہی بار فرض ہے، اس لیے کبھی بھی ادا کیا جائے ”ادا“ ہی کہلائے گا۔

مندوب کی تعریف:.....

سوال:.....مندوب کا لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب:.....وہ کام جس کی دعوت دی جائے۔ (شرح ورفات ص ۴۲)

اصطلاح میں مندوب کہتے ہیں جس کے کرنے پر ثواب ہو اور ترک پر

عقاب نہ ہو۔

مندوب کی قسمیں:.....

سوال:.....مندوب کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....مندوب کی تین قسمیں ہیں:.....

پہلی قسم:.....

جس کام کے کرنے کی تاکید ہو اور اس کا تارک مستحق عذاب تو نہ ہو لیکن مستحق ملامت ہو جیسے اذان اور جماعت کی نماز وغیرہ۔ ان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پابندی سے عمل کیا ان کو ترک نہیں کیا ایک یا دو مرتبہ کے سوا اور یہ ایک یا دو مرتبہ کا ترک

کرنا بھی اس لیے ہوتا تھا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ واجب نہیں ہے اس قسم کو سنت مؤکدہ کہتے ہیں۔

دوسری قسم:.....

جس کے کرنے پر ثواب ہو اور ترک پر نہ عذاب ہو اور نہ مستحق ملامت ہو یعنی وہ فعل جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤاظبت اور پابندی نہ کی ہو بلکہ ایک مرتبہ یا چند مرتبہ کیا ہو، اسی میں تمام تطوعات جیسے ہر ہفتہ میں جمعرات کے دن کا روزہ اس قسم کو نافلہ کہا جاتا ہے۔

تیسری قسم:.....

مندوب زائد یعنی وہ چیز جو کمالیات مکلف میں شمار کی جاتی ہے مطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات شریفہ کی متعلق چیزیں جیسے کھانا پینا، چلنا، سونا وغیرہ ان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا اس قسم کو مستحب ادب اور فضیلت کہا جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆

سنت الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سنت کی تعریف:.....

سوال:..... سنت کی تعریف کیا ہے؟

جواب:..... سنت کی تعریف یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قول، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل، اور کسی کام کو ہوتے دیکھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکوت کو سنت اور حدیث کہتے ہیں، کبھی قول صحابی یا فعل صحابی کو بھی سنت کہتے ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

قول صحابی:.....

صحابی وہ ہے جس نے بحالت ایمان رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو، چوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے افعال و اقوال کو خود دیکھا ہے اور شریعت کے مزاج سے زیادہ آگاہ ہیں، اس لیے اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خصوصی حیثیت ہے۔

قول سے مراد:.....

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ہیں۔

فعل سے مراد:.....

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افعال و معمولات ہیں۔

تقریر سے مراد:.....

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کسی اور نے کوئی بات کہی یا کوئی عمل کیا یا کسی کا عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نقل کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر تکمیر نہیں فرمائی۔

حجیت حدیث:.....

سوال:..... کیا ہمارے لیے حدیث حجت ہے؟

جواب:..... حدیث کے حجت اور دلیل شرعی ہونے پر تمام ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہے اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا مستقل حکم دیا ہے۔ اور رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو خود اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم قرار دیا گیا ہے۔ اتباع سنت کے واجب ہونے پر صحابہ کرام و ائمہ فقہاء اتفاق ہے۔

لہذا حدیث کے حجت ہونے کا انکار محض گمراہی۔ خود رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے لوگوں کی مذمت منقول ہے۔

سنت کی قسمیں:.....

سوال:..... راویوں کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:..... راویوں کی تعداد کے لحاظ سے حدیث کی تین قسمیں

ہیں:..... (۱)..... متواتر (۲)..... مشہور (۳)..... خبر واحد۔

متواتر:.....

وہ حدیث ہے جس کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور سے آج تک اتنی

بڑی جماعت نقل کرتی آئی ہو جن کا عادتاً جھوٹ پر اتفاق کر لینا ممکن نہ ہو۔

مشہور:.....

وہ حدیث جس کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں ایک دو نے نقل کیا ہو لیکن عہد تابعین میں اتنی بڑی جماعت ناقل ہو کہ عادات ان کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا قابل تصور ہو۔

حدیث مشہور سے ”علم طمانیت“ حاصل ہوتا ہے یعنی قلب اس کے صحیح ہونے پر مطمئن ہوتا ہے، البتہ اس کی صحت کا یقین نہیں ہوتا۔

خبر واحد:.....

جس کو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے دور میں اتنے لوگوں نے روایت نہ کیا ہو جن کا عادات جھوٹ پر اتفاق ناممکن ہو۔

خبر واحد کی صحت ثابت ہو تو اس پر عمل واجب ہے، البتہ یقینی کا فائدہ نہیں دیتا، خبر واحد سے اعتقادات بھی ثابت ہو سکتے ہیں لیکن ایسے اعتقادی احکام کے منکر کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

سنت کی قسمیں:.....

(۱)..... سنت مؤکدہ اور (۲)..... سنت غیر مؤکدہ۔

سنت مؤکدہ:.....

سوال:..... سنت مؤکدہ کس سنت کو کہتے ہیں؟

جواب:..... وہ عمل جسے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پابندی سے کیا ہو اور بلا عذر کبھی نہ چھوڑا ہو، لیکن چھوڑنے والے پر کسی بھی قسم کی تنبیہ نہ فرمائی ہو جیسے مسواک۔

اس کے چھوڑنے کی عادت بنانا گناہ ہے، البتہ کبھی کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ

جائے تو حرج نہیں۔

اور اس کا مذاق اڑانے والا کافر ہے۔

سنت غیر مؤکدہ:.....

سوال:..... سنت غیر مؤکدہ کس سنت کو کہتے ہیں؟

جواب:..... سنت غیر مؤکدہ وہ عمل ہے جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑا ہو۔

اس کا کرنا باعث اجر و ثواب ہے اور چھوڑنا گناہ نہیں جیسے دائیں طرف سے کپڑے پہننا۔

سنت کی دو قسمیں ہیں:..... (۱)..... سنت عین اور (۲)..... سنت کفایہ۔

سنت عین:.....

سوال:..... سنت عین کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... جس کا کرنا ہر ایک کے لیے مسنون ہے جیسے جمعہ کے دن غسل کرنا وغیرہ۔

سنت کفایہ:.....

سوال:..... سنت کفایہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... جس کا کرنا ہر ایک پر لازم نہ ہو بلکہ علاقے میں اگر ایک بھی اداء کرے تو سب کے ذمہ سے وہ سنت ادا ہو جائے گا جیسے رمضان شریف کے اخیر عشرے کا اعتکاف۔

مستحب:.....

سوال:..... مستحب کس کو کہتے ہیں؟

جواب:..... مستحب وہ عمل ہے جسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیا ہو لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں۔
اس کا حکم بھی وہی ہے جو سنت غیر مؤکدہ کا ہے یعنی اس کا کرنا باعث اجر و ثواب ہے اور چھوڑنے پر گناہ نہیں۔

حدیث اور سنت کے درمیان فرق:.....

سوال:..... حدیث اور سنت کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب:..... حدیث کی تعریف عام جبکہ سنت کی تعریف خاص ہے کہ وہ پسندیدہ طریقہ جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین میں رائج فرمایا ہو۔
انہیں سنن ہدیٰ اور سنن زوائد بھی کہتے ہیں۔ سنن ہدیٰ، مؤکدہ اور مستحب اعمال پر بولا جاتا ہے جو حکم شرعی یعنی ضرورت کے درجے میں ہیں۔

سنن زوائد مثلاً آپ کا چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا اور تمام عادات مبارکہ یہ سب سنن زوائد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی امت کو عمل کی ترغیب دی اس کے لئے سنت کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان آپ کی مبارک سنتوں کی اتباع کا مکلف ہے۔ نہ کہ ہر اس چیز کا جو ذخیرہ احادیث میں موجود ہے۔
بعض لوگ احادیث دکھا کر لوگوں کو اپنا ہمنوا بنانا چاہتے ہیں اور عام آدمی ان کے دام فریب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور حدیث دیکھ کر یا اس کا ترجمہ پڑھ کر عمل کرنے کا شوق اٹھتا ہے لیکن حدیث فہمی کا ملکہ نہ ہونے کی وجہ سے خود پریشان ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی پریشانی میں مبتلا کرتا ہے۔

حدیث بڑی مبارک چیز ہے لیکن کس وقت کس حدیث پر عمل کرنا ہے یا نہیں کرنا یا اس حدیث کی تشریح کیا ہے؟ یہ سب باتیں علماء سے سیکھنے کی ہیں۔ اس لئے حدیث کی کوئی کتاب پڑھنا چاہیں تو کسی عالم سے مشورہ کر لیں اگر ایک عام آدمی بغیر مشورہ کے بخاری شریف مترجم اٹھا کر پڑھنا شروع کر دے تو اپنی ناتجہ کی وجہ سے جگہ جگہ پریشانی اور شکوک

و شبہات میں مبتلا ہوگا کیونکہ عام آدمی حدیث اور سنت میں فرق کرنے کا اہل نہیں۔

مباح کی تعریف:.....

سوال:..... مباح کس کو کہتے ہیں؟

جواب:..... مباح سے مراد وہ افعال ہیں جن کے کرنے اور نہ کرنے کا بندہ کو اختیار دیا گیا، جیسے: کھانا پینا وغیرہ۔ اس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہے، نہ کسی پہلو میں ثواب ہے اور نہ ملامت یا گناہ۔ البتہ نیت کے اعتبار سے ثواب و عذاب مرتب ہوتا ہے، جیسے: کھانا اس لیے کھائیں کہ طاقت ہوگی تو عبادت کریں گے تو اس پر ثواب ہو گا۔ اور اگر اس طاقت کو ظلم کے لیے استعمال کرنے کی نیت ہو تو گناہ ہوگا۔ جس کام مباح ہونا یقینی دلیل (قرآن و حدیث متواتر، اجماع) سے ثابت ہو اس کا انکار کرنا باعث کفر ہے جیسے: نکاح اور کھانے کے مباح ہونے کا انکار۔ مباح کو ”جائز“ بھی کہا جاتا ہے، لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ جائز مکروہ کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے اور مباح مکروہ کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا، یعنی جو فعل مباح ہوگا وہ بلا کراہت جائز ہوگا۔ اور جائز کبھی مکروہ ہوگا اور کبھی مکروہ بھی نہ ہوگا جیسے: کھانا کھانا مباح ہے اور کھڑے ہو کر پانی پینا جائز۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆

احکام شرعیہ

نواہی

سوال:.....نواہی کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....جن کاموں کے نہ کرنے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے ان کو نواہی کہتے ہیں، اور وہ یہ ہیں:

سوال:..... اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کن کاموں سے روکا ہے وہ درجات کے لحاظ سے کیا کیا ہیں؟

جواب:.....اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے کاموں سے روکا ہے ان میں سے درجات کے لحاظ سے کچھ یہ ہیں:

☆.....نواہی۔

☆.....حرام۔

☆.....مکروہ۔

☆.....مکروہ تحریمی۔

☆.....مکروہ تنزیہی۔

حرام کی تعریف:.....

سوال:.....حرام کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....حرام وہ عمل ہے جس سے قرآن و حدیث میں صراحتاً روکا گیا ہو یا اس کے کرنے پر سخت وعید آئی ہو۔

مطلب یہ ہے کہ جس کا نہ کرنا ضروری ہو اور وہ یقینی دلیل سے ثابت ہو۔ جیسے: زنا، چوری، سود۔ اس کو ترک کرنا ضروری ہے اور قدرت کے باوجود اس کے ترک پر ثواب ہے، اضطراری کیفیت کے بغیر اس کا ارتکاب باعث گناہ ہے اور مناسب تاویل کے بغیر انکار کفر ہے۔

سوال:.....اس کا حکم کیا ہے؟

جواب:.....حرام کا ارتکاب کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ اور اس کو حلال سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال:.....حرام کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....حرام کی دو قسمیں ہیں:.....

(۱).....حرام لعینہ۔ (۲).....حرام لغیرہ۔

حرام لعینہ کی تعریف:.....

سوال:.....حرام لعینہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....حرام لعینہ اس کو کہتے ہیں کہ خود اس کے اندر وصف موجود ہو جس کی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا ہے، جیسے: سود لینے کی حرمت، شراب کی حرمت وغیرہ۔

حرام لغیرہ کی تعریف:.....

سوال:.....حرام لغیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....حرام لغیرہ وہ ہے جس کی ممانعت کسی خارجی سبب کی بنا پر ہو، جیسے: بلا اجازت دوسرے کا مال لے لینے کی ممانعت، سود دینے کی حرمت کیونکہ مقروض کا اپنی طرف سے کچھ اضافہ کے ساتھ قرض کا واپس کرنا گناہ نہیں، بلکہ بہتر ہے، ممانعت اس سبب سے ہے کہ اس سے سود خوروں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، اگر سود دینے والے نہ ہوں تو سود خوروں کا کاروبار ہی نہ چلے۔

حرام اور مکروہ تحریمی:.....

سوال:..... حرام اور مکروہ تحریمی کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب:..... حرام کی دلیل میں تاویل کا احتمال نہیں ہوتا اور مکروہ تحریمی کی دلیل میں تاویل کا احتمال ہوتا ہے۔

مکروہ کی تعریف:.....

سوال:..... مکروہ کی تعریف اور معنی کیا ہیں؟

جواب:..... مکروہ کے معنی ناپسند، قابل نفرت۔ (شرح و رقات ص ۴۳)

اور مکروہ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ جس کے ترک پر ثواب ہو اور کرنے پر

عقاب نہ ہو۔

یعنی یہ حکم فقط صفت کراہت سے متصف ہونے کے اعتبار سے ہے ہر اعتبار

سے نہیں۔

دوسری اصطلاحی تعریف یہ ہے جس کو کرنے والا قابل ملامت و مذمت نہ ہو

اور چھوڑنے والا قابل مدح ہو۔

مکروہ کی قسمیں:.....

سوال:..... مکروہ کی کتنی قسمیں اور اس کی تعریف کیا ہے؟

جواب:..... مکروہ کی دو قسمیں ہیں:.....

(۱)..... مکروہ تحریمی۔ (۲)..... مکروہ تنزیہی۔

مکروہ تحریمی کی تعریف:.....

مکروہ تحریمی کی تعریف یہ ہے کہ جس کام کو کرنے کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے تاکید سے منع فرمایا ہو، اسے مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

یعنی جس کا ترک کرنا ضروری ہو لیکن وہ یقینی دلیل سے ثابت نہ ہو بلکہ ظنی

دلیل سے ثابت ہو۔ جیسے استنجاء کے وقت قبلہ کی طرف چہرہ یا پشت رکھنا۔ مکروہ تحریمی سے بچنا واجب ہے، بلا عذر اس کا مرتکب ہونا باعث گناہ ہے اور اس کا انکار گمراہی تو ہے لیکن کفر نہیں۔

وہ تمام اعمال جن کی ممانعت خمیر واحد یا قیاس سے ثابت ہو یا قرآن کریم کی ایسی آیت سے ثابت ہو جس میں ایک سے زیادہ معنوں کی گنجائش ہے ”مکروہ تحریمی“ ہیں۔

اگر فقہ کی کتابوں میں مطلقاً مکروہ لکھا جائے تو اکثر اس سے مکروہ تحریمی ہی مراد ہوتا ہے۔

مکروہ تنزیہی کی تعریف:.....

مکروہ تنزیہی کی تعریف یہ ہے کہ جس کام کو کرنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید سے منع نہ فرمایا ہو اسے مکروہ تنزیہی کہتے ہیں..... یعنی جس کے نہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہو اور اس کا کرنا شرعاً ناپسندیدہ ہو جیسے: کھڑے ہو کر پانی پینا، پیشاب کرنا وضوء کے پانی میں اسراف کرنا وغیرہ۔ ان سے بچنا مدح و ثواب کا باعث ہے اور ان کا مرتکب ہونا ملامت اور عتاب کا۔ بعض اوقات مکروہ تنزیہی کو خلاف اولیٰ بھی کہا جاتا ہے اور بعض حضرات کا خیال ہے کہ خلاف اولیٰ کا درجہ مکروہ تنزیہی سے بھی کم ہے، کیونکہ مکروہ تنزیہی کا مرتکب ملامت اور عتاب کا مستحق ہے اور خلاف اولیٰ کے ارتکاب پر ملامت اور عتاب کی بھی گنجائش نہیں۔

اجماع

اجماع کی تعریف:.....

سوال:.....اجماع کی تعریف کیا ہے؟

جواب:.....اصطلاح میں کہتے ہیں حادثہ کے حکم پر ایک زمانہ کے علماء کے اتفاق کو اور لغت میں کہتے ہیں عزم کو۔ شرح ورفات ص ۳۲۱)

دوسری اصطلاحی تعریف یہ ہے کہ وفات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی زمانہ میں تمام مجتہدین کسی واقعہ کے متعلق حکم شرعی پر اتفاق کریں اسے اجماع کہتے ہیں۔

علماء کے ساتھ عوام کی موافقت کا اعتبار نہ ہوگا یعنی عوام اتفاق کریں یا نہ کریں اجماع منعقد ہوگا۔ عوام کی مخالفت اجماع کے لیے مضر نہ ہوگی۔

سوال:.....کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں امت کا اجماع معتبر تھا؟

جواب:.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں امت کا اجماع معتبر نہیں، نہ عام مسلمانوں کا اتفاق اجماع ہے، نہ اکثر مجتہدین کی رائے اجماع کہلاتی ہے، اسی طرح کسی لغوی یا عقلی بات پر اتفاق بھی اجماع نہیں کہلاتا۔

سوال:.....اجماع کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....اجماع کی دو قسمیں ہیں:

اجماع کی دو قسمیں ہیں:.....

(۱).....اجماع قوی۔ (۲).....اجماع سکوتی۔

اجماع قوی:.....

سوال:.....اجماع قوی کیا ہے؟

جواب:.....یہ وہ اجماع ہے جس میں تمام مجتہدین صراحتاً کسی رائے پر اتفاق کا اظہار کر دیں، جیسے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس امر پر اجماع کہ دادی چھٹے حصے کی وارث ہوگی۔

اجماع سکوتی:.....

سوال:.....اجماع سکوتی کیا ہے؟

جواب:.....یہ وہ اجماع ہے جس میں کسی مسئلہ میں بعض مجتہدین اپنی رائے کا اظہار کریں اور دوسرے لوگ اس پر سکوت اختیار کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عورت پر حد جاری کرتے ہوئے اس کو کوڑا لگانا چاہا، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر نکیہ کی اور کہا کہ آپ کو اس عورت کو سزا دینے سے حق حاصل ہے، لیکن جو بچہ زیر حمل ہے، اس کو سزا دینے کا کیا حق ہے۔

اس پر دوسرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سکوت اختیار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ارادہ واپس لے لیا، اجماع سکوتی کے معتبر ہونے کی لیے شرط یہ ہے کہ:

☆.....اس مجتہد کی رائے تمام اہل علم تک پہنچ چکی ہو۔

☆.....اظہار رائے کے بعد اتنا عرصہ گزر چکا ہو، جو اہل علم کے لیے اس پر غور و خوض کرنے کے لیے کافی ہو۔

☆.....مسئلہ اجتہادی ہو، اگر کسی قطعی مسئلہ میں نص کے خلاف کوئی مجتہد فتویٰ دے

اور دوسرے لوگ اس پر سکوت اختیار کریں تو اس سے موافقت کی دلیل نہ ہوگی بلکہ اس بات کی علامت ہوگی کہ یہ قابل توجہ نہیں ہے۔

دلیل حجیت:.....

سوال:..... اس کے حجت ہونے کی دلیل کیا ہے؟

جواب:..... اللہ تبارک و تعالیٰ کا سورۃ النساء میں ارشاد ہے:.....

”اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے، اور مومنوں کے راستے کے سوا کسی اور راستے کی پیروی کرے، اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔“ (النساء: ۱۱۵)

اجماع ”سبیل المؤمنین“ ہے اور اس سے انحراف اس کے غیر کی اتباع ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:.....

إِنَّ أُمَّتِي لَنْ تَجْتَمِعَ عَلَيَّ صَلَاةً. (ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۹۸) یہ اور اس مضمون

کی متعدد روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امت غیر درست پر جمع نہیں ہو سکتی۔

سند اجماع:.....

سوال:..... سند اجماع کیا ہیں اور کتنی ہیں؟

جواب: اجماع ہمیشہ کسی اور دلیل شرعی پر مبنی ہوتا ہے اس کو سند اجماع کہتے ہیں۔

سند اجماع چار ہیں:.....

(۱) کتاب اللہ:..... ایسا اجماع جس کی سند قرآن سے ہو، جیسے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ.

”تم پر حرام کر دی گئی ہیں تمہاری مائیں، (النساء: ۲۳)

(۲):..... سنت رسول اللہ ﷺ:..... ایسا اجماع جس کی سند نبی پاک صلی اللہ علیہ

وسلم کے ارشاد پاک سے ہو، جیسے:

”کہ دو محرم عورتوں کو اپنے نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں۔“

کیونکہ حدیث میں ہے: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَيَّ ابْنَتِ أُخِيهَا وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

عَلَيَّ عَمَّتِيهَا وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَيَّ خَالَيَهَا وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَيَّ ابْنَةَ أُخِيهَا وَلَا عَلَيَّ ابْنَةَ أُخِيهَا.

(۳):..... قیاس:..... قیاس کے سند اجماع ہونے کی مثال جیسے:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت کبریٰ کو امامت صغریٰ پر قیاس کر کے ان کی خلافت پر متفق ہو گئے۔ یا صحابہ رضی اللہ عنہم حدیث کو حدیث قدسیہ پر قیاس کر کے اس بات پر متفق ہوئے کہ حدیث بھی ۸۰ کوڑے ہوگی۔

(۴):..... مصلحت پر مبنی اجماع کی مثال جمع قرآن پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع کا اجماع و اتفاق ہے۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆

قیاس

قیاس کی تعریف:.....

سوال:..... قیاس کی تعریف کیا ہے؟

جواب:..... قیاس ایک چیز کو دوسری چیز کے مقابل کر کے اندازہ اور برابری کرنا

اسے لغت میں قیاس کہتے ہیں۔ (بیان اللسان ص ۲۲۸)

پہلی اصطلاحی تعریف:..... فرع کو لوٹانا اصل کی جانب ایسی علت کی وجہ سے جو ان

دونوں کو جمع کر دے حکم میں اسے قیاس کہتے ہیں۔

حکم فعل کا وہ اثر ہے جو نص میں مذکور ہوتا ہے اور غیر منصوص واقعہ میں منتقل کیا جاتا

ہے۔

علت وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے اصل میں کوئی خاص حکم لگایا جاتا ہے اور اس کو فرع

تک متعدی کیا جاتا ہے، مثلاً:.....

قرآن نے انگوری شراب یعنی خمر کو حرام قرار دیا ہے، اس پر قیاس کرتے ہوئے کھجور

وغیرہ شراب بھی حرام قرار دی گئی، تو خمر مقیس علیہ، کھجور کی شراب مقیس، حرام ہونا حکم ہے، نشہ آور

ہونا علت ہے، جو دونوں شرابوں میں پائی جاتی ہے۔

حجیت:.....

سوال:..... کیا قیاس کے حجت ہونے پر صحابہ کرام اور ائمہ اربعہ بھی قائل تھے؟

جواب:..... قیاس کے حجت ہونے پر ائمہ اربعہ اور اکثر فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

متفق تھے کیونکہ:.....

☆..... اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:.....

فَا غْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ. (الحشر ۲)

اکثر علماء نے یہاں ”اعتبار“ سے قیاس مراد لیا ہے۔

☆..... حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:.....

أَجْتَهَدُ بِوَأْنِي. (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۲۹۲)

یہاں اجتہاد رائے سے قیاس مراد ہے۔

☆..... قبیلہ بن نشم کی ایک خاتون نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا

کہ میرے والد فوت ہو گئے ہیں، ان کے اوپر حج فرض تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی

ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر ان پر دین (قرض) ہوتا تو ادا کرتی؟ کہا: ہاں!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر ان کی طرف سے حج بھی کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۱)

اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق اللہ کو حق الناس پر قیاس فرمایا ہے۔

☆..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک عورت نے اپنے آشنا کے

ساتھ مل کر اپنے سوتیلے بیٹے کو قتل کر دیا اور یہ معاملہ عدالت فاروقی میں آیا۔ حضرت عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کو تامل تھا کہ ایک کے بدلہ میں دو قتل کیسے کیے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک اونٹ کی چوری میں دو آدمی شریک ہوں تو دونوں کے ہاتھ کاٹے

جائیں گے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:..... ہاں! حضرت علی نے کہا: پھر

اسی طرح دونوں قتل کئے جانے چاہئیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی قیاس کے قائل تھے اور غیر

منصوص واقعات میں منصوص مسائل سے مماثلت کی بنا پر اس طرح کا حکم لگایا کرتے تھے۔

قیاس کے چار ارکان ہیں:.....

سوال:..... قیاس کے ۴ ارکان کون سے ہیں؟ اور ان کی تعریف کیا ہے؟

جواب:..... (۱): اصل (۲): فرع (۳): حکم، اصل (۴): علت۔ (تیسیر

الاصول ص ۷۷)۔

اصل کی تعریف اور اسماء:.....

اصل وہ ہے جس کا حکم نص میں بیان کیا گیا ہو۔ اس کو مقنیس علیہ محمول علیہ اور مشبہ بہ

کہتے ہیں۔ (ایضاً)

فرع کی تعریف اور اسماء:.....

جس کا حکم نص میں بیان نہ کیا گیا ہو اور اس کو اصل کے برابر کرنے کا ارادہ ہو، یعنی

اصل کا حکم اس کے لیے ثابت کرنے کا ارادہ ہو۔ اس کو مقنیس محمول اور مشبہ بھی کہتے ہیں۔

حکم اصل کی تعریف:.....

وہ حکم شرعی ہے جس نص میں بیان کیا گیا ہو، اصل کے لیے اور فرع کے لیے بھی اس

کو ثابت کرنے کا ارادہ ہو۔

علت کی تعریف اور اسماء:.....

علت وہ وصف ہے جس پر حکم اصل کی بناء ہو۔ اس کو معرف للحکم، مناط الحکم سبب

الحکم اور امارۃ الحکم بھی کہتے ہیں۔

بہر حال قیاس تو وہ فرع کو لوٹانا ہے اصل کی جانب یعنی فرع کو لاحق کرنا ہے اصل

کے ساتھ۔ (ایسی علت کی وجہ سے جو ان دونوں کو جمع کر دے حکم میں۔

رباء اور سود:.....

سوال:..... رباء کے معنی کیا ہیں؟

جواب:..... رباء کے معنی ہے: سود۔ (بیان اللسان)

سود کا لغوی معنی ہے: زیادتی۔

اس زیادتی کو سود کہتے ہیں جو سونا چاندی اور کھانے کی تمام چیزوں میں

ہو۔ مطلب ان چیزوں میں زائد دینا، لینا جس کا شرعاً ثبوت نہ ہو سود ہے جو حرام ہے۔

رباء صرف سونا، چاندی اور کھانے کی چیزوں میں ہے اور سونا، چاندی روپیوں کو بھی

شامل ہے۔

لہذا سونا، چاندی کے جو احکام مذکور ہوں گے وہی احکام روپیوں میں بھی جاری ہوں

گے، یہی وجہ ہے کہ مثلاً سو روپے دے کر سو روپے ہی لینا ضروری ہے، کمی، بیشی ہو تو سود ہوگا

جو حرام ہے۔

اجتہاد کی تعریف:.....

سوال:..... اجتہاد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب:..... لغوی تعریف: مشقت و کلفت کو اجتہاد کہتے ہیں۔

پہلی اصطلاحی تعریف:..... فرعی احکام کو دلائل سے اخذ کرنے میں پوری پوری سعی

و کوشش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔ (لب الاصول مع غلیہ ص ۱۴۷)

دوسری اصطلاحی تعریف:..... اجتہاد تو وہ اپنی طاقت کو صرف کرنا ہے

مراد مقصود یعنی علم تک پہنچنے کے لیے تاکہ مراد مقصود حاصل ہو جائے۔ (شرح درقات

ص ۲۴)

عزیمت و رخصت

مکلف کے حالات کے اعتبار سے حکم کی دو قسمیں ہیں:.....
(۱)..... عزیمت اور (۲)..... رخصت۔

عزیمت کی تعریف:.....

سوال:..... عزیمت کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... اصل حکم جو عام حالات کے لیے ہوا سے ”عزیمت“ کہتے ہیں جیسے: رمضان المبارک میں روزہ رکھنا۔ ظہر، عصر اور عشاء چار رکعت ادا کرنا۔ اور فرض نماز میں قیام کا فرض ہونا۔

عزیمت پر عمل کرنا افضل ہے، بشرطیکہ جان کا خوف نہ ہو جیسے: مریض و مسافر کے لیے روزہ رکھنا، جان جانے کا خوف ہو تو عزیمت پر عمل جائز نہیں، رخصت پر عمل واجب ہے، البتہ اس سے ایک صورت مستثنیٰ ہے کہ جان کے خوف سے کلمہ کفر کہنا جائز ہے، یہ حکم رخصت ہے، اس کے مقابلہ میں جان دے دینا اور کلمہ کفر نہ کہنا عزیمت ہے اور یہاں عزیمت پر عمل کرنا اولیٰ ہے جو جان جانے کا اندیشہ ہو۔

رخصت کی تعریف:.....

سوال:..... رخصت کسے کہتے ہیں؟

جواب:..... وہ حکم ہے جس کسی عذریہ عارضی بات پیش آنے کی وجہ سے دیا جائے، جیسے:..... مریض اور مسافر کے لیے رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنے اور سفر کی حالت میں ظہر و عصر اور عشاء میں صرف دو رکعتوں پر اکتفاء کرنے وغیرہ کی اجازت۔

رخصت پر عمل کرنا جائز اور خلاف اولیٰ ہے، اس سے بھی ایک صورت مستثنیٰ ہے اور وہ

مرا داس سے یہ ہے کہ کسی ایسے مسئلہ میں جس کے سلسلہ میں شریعت میں ہمیں کوئی صریح نص نہیں ملتا اس میں علماء مجتہدین (ماہرین فن) غور و فکر کے بعد قرآن و حدیث کی روشنی میں کوئی ایک رائے قائم کرتے ہیں وہ اجتہاد کہلاتا ہے۔

اجتہاد پر اجازت:.....

سوال:..... اجتہاد پر کیا اجازت ہے؟

جواب:..... مجتہد اگر اجتہاد میں کامل ہو، پھر اگر وہ اجتہاد کرے شروع میں اور وہ حق تک پہنچ جائے تو اس کے لیے دوا جہر ہیں۔ ایک اجتہاد کا اور دوسرا حق تک پہنچنے کا۔ اور اگر اجتہاد کرے شروع میں اور چوک جائے۔ یعنی حق تک نہ پہنچے تو اس کے لیے ایک اجازت ہے اجتہاد کا۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆

سفر کی نماز میں قصر کرنا گورخصت ہے لیکن فقہاء احناف کے نزدیک بعض احادیث کی وجہ سے سفر میں چار رکعت والی نمازوں کو دو رکعت پڑھنا واجب ہے چار رکعت پڑھنا درست نہیں۔

فصل کی تعریف:.....

سوال:..... فصل کی تعریف اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب:..... فصول جمع ہے فصل کی

لغت میں:..... فصل جدا کرنے کو کہتے ہیں۔

اصطلاح میں:..... فصل علم کے اس مخصوص مجموعہ کا نام ہے جو چند مسائل پر مشتمل ہو

تا ہے۔ (شرح و رقعات)

اصول فقہ کو اصول فقہ کیوں کہتے ہیں:.....

سوال:..... اصول فقہ کو اصول فقہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب:..... اصول جمع ہے اصل کی اور اس کے معنی ہے جڑ، بنیاد قاعدہ۔ (بیان

اللسان)

اور اصول وہ قوانین اور قواعد بھی ہیں جن پر علم کی بناء ہوتی ہے۔

فقہ کے اصول وہ قوانین و قواعد ہیں جن پر علم فقہ کی بناء ہے، فقہ کی ان قوانین و قواعد

پر بناء ہونے کی وجہ سے اس کو اصول فقہ کہتے ہیں۔

اصل اور فرع کی تعریف:.....

سوال:..... اصل اور فرع کی تعریف کیا ہے؟

جواب:..... اصول فقہ میں لفظ ”اصول“ پہلا جزء ہے اور اس کا واحد ”اصل“ ہے

آگے اس کی اصل تعریف ہے (اصل وہ شئی ہے جس پر دوسری شئی کی بناء کی گئی ہو) جیسے دیوار

کی اصل دیوار کی بنیاد ہے اور درخت کی اصل درخت کی جڑ ہے جو زمین میں ثابت اور مستحکم

رہتی ہے۔ (شرح و رقعات)

مطلب یہ ہے کہ دیوار کی بناء بنیاد پر ہوتی ہے اس لیے بنیاد کو اصل کہیں گے۔ جڑوں پر درخت کی بناء ہوتی ہے اس لیے جڑوں کو اصل کہیں گے۔

”فرع وہ شئی ہے جس کی دوسری شئی پر بناء کی گئی ہو“ جیسے دیوار کی بناء بنیاد پر ہوتی ہے تو دیوار فرع ہے بنیاد کی، مذہب کی بناء فن ”اصول فقہ“ پر ہوتی ہے تو مذہب فرع ہے اور فن ”اصول فقہ“ کی۔

فقہ کی تعریف:.....

سوال:..... فقہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب:..... اس باعظمت فن یعنی ”فقہ“ کے معنی اہل لغت نے ”کسی شئی کا علم

اور فہم و ادراک“ بیان کئے ہیں۔ اصطلاح شرع میں فقہ مخصوص فہم سے حاصل کردہ اس

علم کو کہتے ہیں، جو قرآن مجید اور سنت رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ماخوذ

ہو۔

یعنی فقہ کا معنی لغت میں ”اچھی طرح سمجھنا، ادراک کرنا، تہ اور حقیقت تک پہنچنا

ہے۔

اصطلاحی معنی یہ ہے کہ احکام شرعیہ کی وہ معرفت ہے جس کا طریق اجتہاد ہو، یعنی

احکام شرعیہ کا وہ علم جو اجتہاد سے حاصل ہو جیسے ان باتوں کا علم کہ نیت وضوء میں واجب ہے

، وتر مندوب ہے، رمضان کے روزوں میں رات میں نیت کرنا شرط ہے، بچہ کے مال میں

زکوٰۃ واجب ہے اور مباح زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں مشغل (وزنی) چیز سے قتل کرنا

قصاص کو واجب کرتا ہے اور ان کے مانند دوسرے اختلافی مسائل جس کا علم اجتہاد سے حاصل

ہوتا ہے۔

مسائل کی قسمیں:.....

سوال:..... مسائل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....مسائل کی دو قسمیں ہیں:.....

(۱).....مسائل اجتہادیہ (۲).....مسائل قطعیہ۔

ان میں سے مسائل اجتہادیہ کے علم کو فقہ کہتے ہیں، مسائل قطعیہ کے علم کو فقہ نہیں کہتے۔

مسائل فقہ کے دلائل قطعی نہیں ہوتے بلکہ ظنی ہوتے ہیں اور دلائل ظنیہ سے ظن حاصل ہوگا نہ کہ علم۔ اس لیے یہاں علم سے مراد ظن ہے نہ کہ علم کا اصلی معنی، اس لیے کہ یقین تو دلائل قطعیہ سے حاصل ہوتا ہے۔ (شرح ورفات)

اداء کی تعریف:.....

سوال:.....اداء کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....ادا کہتے ہیں عبادت کو مکمل طور پر اس کے وقت میں اداء کرنا

۔ (ایضاً)

اعادہ کی تعریف:.....

سوال:.....اعادہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....اعادہ کہتے ہیں عبادت کو وقت اداء میں نامکمل ادا کرنے کی بناء پر وقت

اداء ہی میں اس کو مکمل طور پر لوٹانا۔

قضاء کی تعریف:.....

سوال:.....قضاء کسے کہتے ہیں؟

جواب:.....قضاء کہتے ہیں وقت عبادت گزرنے کے بعد عبادت کو اداء

کرنا۔ (ایضاً)

صحیح کی تعریف:.....

سوال:.....صحیح کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

جواب:.....صحیح کی لغوی تعریف:.....سالم، خلل سے پاک۔ (شرح ورفات ص

(۴۴)

اور اصطلاح میں صحیح کہتے ہیں وہ فعل جس نفع متعلق ہوں اور وہ فعل معتد بہ ہو۔

صحیح کی دوسری اصطلاحی تعریف صحیح کہتے ہیں وہ فعل جو شرعاً معتبر شرائط وارکان کو

جامع ہو۔

مطلب یہ ہے کہ فعل ان چیزوں پر جامع ہو جو چیزیں شرعاً اس فعل میں معتبر ہیں

چاہے وہ فعل عقد ہو یا عبادت ہو۔

باطل کی تعریف:.....

سوال:.....باطل کی تعریف کیا ہے؟

جواب:.....الذہب ”جانے والا“ (شرح ورفات ص ۴۴)

اصطلاح میں باطل کہتے ہیں وہ فعل جس سے نفع متعلق نہ ہو اور وہ فعل معتد بہ نہ ہو۔

باطل کی دوسری اصطلاحی تعریف کسی شرط یا رکن میں خلل کی وجہ سے جس فعل پر

صحت کا اطلاق درست نہیں ہوتا اس فعل پر بطلان کا اطلاق کرتے ہیں اسے باطل کہتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ فعل ان چیزوں پر جامع نہ ہو جو چیزیں شرعاً اس فعل میں معتبر ہیں

چاہے وہ فعل عقد ہو یا عبادت ہو۔

جہل کی قسمیں:.....

جیسا کہ آگ علامت ہے دھوئیں کے لیے مطلب یہ ہے کہ آگ جلانے والے چیز ہے اور ہر جلانے والی چیز کے لیے دھواں ہوتا ہے لہذا آگ کے لیے دھواں ہے۔ (شرح ورقات ص ۸۲)

دلیل اصطلاح میں اس شئی کہتے ہیں جس میں صحیح نظر کرنے سے مطلوب خبری تک رسائی ممکن ہو۔ (جمع الجوامع)

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆

سوال:.....جہل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:.....بعض لوگوں کی اعتبار سے جہل کی دو قسمیں ہیں:.....

جہل بسیط عدم العلم باشئی:.....کسی شئی کو نہ جاننا جہل بسیط کہلاتا ہے۔

کسی شئی کو واقع اور حقیقت کے خلاف جاننا جہل مرکب کہلاتا ہے۔

عالم کی تعریف:.....

سوال:.....عالم کی تعریف کیا ہے؟

جواب:.....وہو ما سوی اللہ تعالیٰ

اللہ کے علاوہ چیز کو عالم کہتے ہیں۔ (شرح ورقات ص ۴)

تاکید کی تعریف:.....

سوال:.....تاکید کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب:.....لغت میں تاکید کہتے ہیں مضبوط کرنے کو۔

اصطلاح میں کہتے ہیں دوسرا لفظ وہی معنی ادا کرے جو پہلے لفظ نے ادا کیا ہو۔

دلیل کی تعریف:.....

سوال:.....دلیل کی تعریف کیا ہے:.....

جواب:.....دلیل لغت میں اس شئی کو کہتے ہیں جو مطلوب تک پہنچانے کے لیے

کہ دلیل مطلوب کے لیے علامت ہوتی ہے۔ (شرح ورقات ص ۴)

پہلی مثال:.....

جیسا کہ عالم علامت ہے وجود صانع کے لیے مطلب یہ ہے کہ عالم حادث ہے اور

حادث چیز کے لیے صانع ہوتا ہے لہذا عالم کے لیے صانع ہے۔

دوسری مثال:.....

احکام شریعت کے مقاصد و درجات

سوال:..... شرعی احکام کے بنیادی طور پر کتنے مقاصد ہیں اور کیا ہیں؟

جواب:..... شرعی احکام کے بنیادی طور پر پانچ مقاصد ہیں:.....

(۱)..... حفظ دین (۲)..... عبادت (۳)..... جہاد (۴)..... دعوت الی

اللہ (۵)..... ارتداد کی سزا وغیرہ کا مقصد و حفظ دین ہے۔

حفظ نفس:.....

یعنی جان اور عزت آبرو کا تحفظ، تناول طعام کی اباحت، قتل نفس کی ممانعت، قصاص

و دیت کا وجوب، قذف کی حرمت اور اس پر حد وغیرہ کے احکام حفظ نفس کے لیے ہیں۔

حفظ عقل:.....

مسکرات کی حرمت اور ان پر حد کا مقصد عقل کی حفاظت ہے۔

حفظ نسل:.....

نکاح کی مشروعیت، زنا کی حرمت اور اس کی حد، عدت و ثبوت نسب کے احکام اسی

مقصد کے لیے ہیں۔

حفظ مال:.....

تجارت و کسب معاش وغیرہ کی اجازت، سرقت و غضب کی ممانعت، مالی معاملات

وغیرہ کے احکام، ان سب کا منشا حفظ مال ہے۔

ان پانچوں مقاصد کے تحت آنے والے احکام کے تین درجات ہیں:.....

ضرورت:.....

جن کے بغیر ان مقاصد خمسہ کا تحفظ ممکن نہ ہو وہ ”ضروری“ ہیں جیسے: جان بچانے کے بقدر کمانے کی اجازت ہے۔

حاجت:.....

وہ احکام جن پر مقصد خمسہ موقوف تو نہ ہو لیکن وہ نہ ہوں تو مشقت پیدا ہو جائے گی جیسے: آسودہ ہو کر کھانا، کہ زندگی اس پر موقوف نہیں لیکن اس کی اجازت نہ دی جائے تو مشقت ہوگی۔

تحسین:.....

جن احکام کا مقصد سہولت و آسانی پیدا کرنا جیسے:..... انواع و اقسام کی لذت بخش کھانوں کی اجازت۔

ضرورت کا درجہ سب سے اول ہے۔ پھر حاجت اور اس کے بعد تحسین کا درجہ ہے، اگر ضرورت و حاجت میں سے ایک ہی پر عمل ممکن ہو تو ضرورت کو ترجیح حاصل ہوگی۔ حاجت اور تحسین میں تعارض ہو تو حاجت کو ترجیح دی جائے گی۔ مثلاً:..... دو شخص سفر میں ہوں، ایک کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ مقدار میں کھانا ہو اور دوسرے کو فاقہ کی وجہ سے جان جانے کا اندیشہ ہو تو ایسے بھوکے شخص کو اپنے ساتھی کے کھانے میں سے اس کی اجازت کے بغیر بھی کھانا کھا لینا درست ہے، کہ اس بھوکے شخص کے لیے کھانا ”ضرورت“ ہے اور دوسرے شخص کے لیے حاجت، جو بعد میں یہ بھوکا شخص اس کو ادا کر سکتا ہے۔ اسی طرح نفل نماز مریض کی تیار داری کے لیے ترک کی جاسکتی ہے، کیونکہ مریض کے لیے تیار دار کم سے کم ”حاجت“ ہے اور نفل و مستحب نماز دینی اعتبار سے ”تحسین“ کے درجہ میں ہے اور حاجت کی تحسین پر اولیت حاصل ہے۔

البتہ ایک ہی درجہ کے دو احکام میں تعارض ہو جائے تو ترجیح میں ترتیب اس طرح

ہوگی:.....

دین، جان، عقل، نسل، مال۔ مثلاً جہاد دینی اعتبار سے ضرورت ہے اور جان کو موت کے قوی خطرہ سے بچانا ”حفظ جان“ کے لحاظ سے ضرورت ہے، اب حفظ دین کو برتری حاصل ہے اور باوجود اندریشہ موت کے جہاد فرض ہے، ایک شخص کو مجبور کیا جائے کہ وہ زنا کرے ورنہ اس کا بہت سا قیمتی مال غصب کر لیا جائے گا، اب یہاں زنا سے بچنا ”حفظ نسل“ کے لحاظ ”ضرورت“ ہے اور مال کثیر کا بچانا حفظ مال کے اعتبار سے ”ضرورت“ ہے پس حفظ نسل کو ترجیح ہوگی اور زنا اس کے جائز نہیں ہوگا۔

☆.....☆.....☆

☆.....☆

☆